بندروں نے فاقہ کیا

ایک جنگل تھا۔ ہرا بھرا اور گھنا۔ جنگل کے درختوں کے نیچے اور ان کی شاخوں میں بہت سے جانور رہتے تھے۔ سب جانور خوش تھے ۔ انھیں جنگل میں کھانے پینے کی کمی نہیں تھی۔

جنگل میں بندر بھی رہتے تھے، کھاتے پیتے موٹے موٹے بندر ، کبھی چھلانگیں لگاتے تھے، کبھی درختوں کی شاخوں سے جھولا جھولتے تھے ۔کبھی دوسرے جانوروں کا منھ چڑایا کرتے تھے۔

مگر ان بندروں کو ایک عجیب بیماری ہوگئی۔ تو وہ سب ایک بزرگ بندر کے پاس پہنچے۔ بزرگ بندر الگ تھلگ ایک گھنے برگد کے درخت پر رہا کرتے تھے۔

بیمار بندر بزرگ بندر سے ملے تو بولے ’’ جناب ہم بندروں کو ایک عجیب بیماری ہوگئی ہے۔‘‘

’’وہ کیا؟‘‘ بزرگ بندر نے پوچھا۔

’’وہ یہ کہ پہلے تو ہم ہر وقت درختوں سے لٹکتے اور کھیلتے رہتے تھے۔ شاخوں سے جھولا جھولتے اور خوش رہتے تھے۔ مگر اب نہ جھولا جھولنے کو ہمارا دل چاہتا ہے نہ کھیلنے کو۔ بلکہ اب تو پانی پینے کے لیے تالاب تک جانا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔‘‘

بزرگ بندر سنتے رہے۔ پھر انھوں نے بندروں پر ایک نظر ڈالی اور بولے ’’تم سب بے حد موٹے ہو گئے ہو۔ اگر کھانا بہت زیادہ کھاؤ گے تو ایسا ہی ہوگا۔ تمھاری بیماری کا علاج یہ ہے کہ تم کم سے کم ہفتے میں ایک دن فاقہ کیا کرو۔ یعنی ہر ساتویں دن سات گھنٹے کچھ نہ کھاؤ۔‘‘

بندروں نے بزرگ بندر کا شکریہ ادا کیا اور واپس چلے گئے۔

بندروں کے سردار نے کہا ’’بس آج ہم سب بندر فاقہ کریں گے‘‘۔

’’مگر فاقہ کیا کھا کر توڑیں گے؟ وہ چیز ابھی آجانی چاہیے۔ فاقے میں کمزوری ہو جاتی ہے۔ کھانے کی چیز لانے کی کسی میں طاقت نہیں رہے گی‘‘۔ سردار کی بیوی نے رائے دی۔

سب کو یہ بات پسند آئی۔ ایک نوجوان بندر کو بھیجا گیا کہ وہ جاکر فاقہ توڑنے کے لیے کوئی مزےدار چیز لے آئے۔

نوجوان بندر ایک کیلے کے باغ میں جا گھسا۔ باغ کا مالی تالاب میں نہا رہا تھا۔ اس کے کپڑے تالاب کے کنارے پڑے ہوئے تھے۔ بندر نے جلدی سے کپڑے اٹھاکر چھپا دیے۔ جب مالی تالاب سے نکلا اور اسے اپنے کپڑے نہیں نظر آئے تو وہ بہت پریشان ہوا ۔اور وہ کپڑے ڈھونڈنے لگا۔

اتنی دیر میں بندر نے بہت سے کیلے توڑ لیے اور باغ سے نکل کر جنگل کی راہ لی۔

بڑے بڑے پیلے کیلے دیکھ کر سب بندر بہت خوش ہوئے۔ ایک بندر بولا ’’کیوں نہ ہم اپنا اپنا کیلا چھیل لیں۔ روزہ کھولتے وقت کم زوری ہو جائے گی۔ شاید کیلا چھیلنے کی بھی طاقت نہ رہے۔‘‘

سب بندروں نے اس کی بات سے اتفاق کیا اور اپنے اپنے کیلے چھیل کر اپنے پاس رکھ لیے۔

کچھ دیر بعد ایک اور بندر بولا ’’مجھے تو ابھی سے کم‌زوری معلوم ہو رہی ہے۔ کیوں نہ ہم اپنا اپنا کیلا منھ میں رکھ لیں۔ اس طرح جب سات گھنٹے پورے ہو جائیں تو فوراً اسے کھا کر فاقہ توڑ سکتے ہیں۔‘‘

بندروں کو یہ تجویز بہت پسند آئی۔ سب نے اپنا اپنا کیلا منہ میں رکھ لیا۔

تھوڑی دیر میں انھوں نے دیکھا کہ نوجوان بندر کا منھ خالی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اپنا کیلا کھا چکا تھا۔ بندر اس پر جھپٹ پڑے۔ مگر نوجوان بندر بولا ’’میں کیا کروں، میرا کیلا منھ سے پھسل کر حلق میں چلا گیا۔‘‘

بندر خاموش ہو گئے۔ انھیں ایسا لگا کہ ان کے اپنے کیلے بھی پھسل کر حلق میں جارہے ہیں۔

اور ہوا بھی یہی۔ ان سب کے کیلے منھ سے پھسل کر حلق میں چلے گئے اور وہاں سے پیٹ میں پہنچ گئے۔

ابھی انھیں فاقہ شروع کیے ایک ہی گھنٹہ ہوا تھا۔

ایک پرانی کہانی سے ماخوذ